میت کی صرف ہڈیاں بچی ہوں تو نماز جنازہ کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-660

تاریخ اجراء: 12شعبان المعظم1446ھ/11فروری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر سمندر میں ڈوبنے کے بعد کسی شخص کی صرف ہڈیاں ملی ہوں یا جلنے کے بعد صرف ہڈیاں رہ گئی ہوں، تو کیا اُن پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر سمندر میں ڈوبنے کے بعد کسی شخص کی صرف ہڈیاں ملی ہوں یا جلنے کے بعد صرف ہڈیاں رہ گئی ہوں، تو ان پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ اس طرح کی صورتحال میں کہ جب میت کی صرف ہڈیاں ملیں تو حکم یہ ہے کہ اُن ہڈیوں کو بغیر غسل اور کفن کے محض کسی کپڑے وغیرہ میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔

چنانچہ علامہ کاسانی علیہ الرحمۃ بدائع الصنائع میں لکھتے ہیں: ”أن العظام لا یصلی علیھا بالإجماع“ ترجمہ: بیشک ہڈیوں پر بالاجماع نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ302، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

التجرید للقدوری میں ہے: ”العظام لا یصلی علیھا باتفاق؛ لأن البلی یمنع الصلاۃ“ ترجمہ: ہڈیوں پر بالاتفاق نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، کیونکہ بوسیدگی (فنا ہو جانا) نماز سے مانع ہے۔ (التجرید للقدوری، جلد3، صفحہ1099، مطبوعہ قاھرۃ)

نماز جنازہ کیلئے میت کا بدن موجود ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاسکتی، چنانچہ محیط برہانی میں ہے: ”روي عن ابن عباس، وابن مسعود رضي اللہ عنھما أنھما قالا: «لا یصلی علی عضو»۔۔۔ وھذا لأن صلاۃ الجنازۃ ما عرفت قربۃ بدون المیت، والمیت اسم لجمیع البدن، ولم یوجد جمیع البدن، ولا أکثر البدن، إنما وجد منه البعض، والمعدوم أکثر من الموجود، فیرجح العدم علی الموجود، فکأنه لم یوجد شيء من البدن، وبدون بدن المیت لا تقام صلاۃ الجنازۃ“ ترجمہ: روایت ہے کہ حضرت

ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنھمانے فرمایا:”عضو پر نماز (جنازہ) نہیں پڑھی جائے گی“۔۔۔اور یہ اس وجہ سے ہے کہ نماز جنازہ، میت کے بغیر قربت نہیں جانی جاتی، اور میت کا لفظ پورے بدن کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اگر پورا بدن یا زیادہ تر بدن موجود نہ ہو، بلکہ صرف کچھ حصہ موجود ہو، اور معدوم (غائب) ہونے والا حصہ، موجود حصے سے زیادہ ہو، تو معدوم (غائب) کو موجود پر ترجیح دی جائے گی، گویا بدن کا کوئی حصہ موجود نہیں ہے، اور میت کے بدن کے بغیر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی۔(المحیط البرھانی، جلد2، صفحہ203، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

میت کی صرف ہڈیاں ملنے پر انہیں بغیر غسل اور کفن کے کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا، چنانچہ بہار شریعت میں ہے:”اگر (میت کا آدھا حصہ ملے جس میں) سر نہ ہو یا طول میں سر سے پاؤں تک دہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے، نہ کفن، نہ نماز بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔“(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ815، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم